

اور ہم میں ایک جماعت ایسی ہوئی چاہے جو کسی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے
اور بُرے کاموں سے منع کرے یہی لوگ نجات پانے والے ہیں (قرآن کریم پتہ رکوع ۲)



ذکری و فہرہ ذہری و فہرہ

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب مدظلہ

صدیقی ٹرسٹ
لیم پیلازا - لنٹر روڈ کراچی



صدیقی ٹرسٹ کراچی

اپنے بھٹکے ہوئے بھائیوں سے گزارش

کیا اسلام کا وہ طریقہ آپ کے لیے ناکافی ہے جسے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو برس پہلے پیش فرمایا تھا۔ جس کو صحابہ کرامؓ، محدثین عظامؓ اور ائمہ دین نے بحفاظت ہم تک پہنچایا ہے۔ اس کو چھوڑ کر چند لوگوں کے خالص ذاتی مفاد کے لیے پیدا کردہ مذاہب کی آڑ میں پناہ لے رہے ہیں۔ خدا را اپنی جانوں پر رحم فرمائیں، اب بھی وقت ہے اسلام کی رحمت میں اب بھی آپ کو سایہ مل سکتا ہے، اپنی گزری ہوئی خوش فہمیوں اور فریب خوردہ زندگی سے توبہ کر کے اسلام کے حلقہ کو مضبوط پکڑ لیں اور اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی اس ارتداد کے جال سے نکالنے کی کوشش کریں۔

خدا را ان لوگوں کے جال میں نہ پھنسیں جو اپنی عاقبت تو ہر باد کرچکے ہیں اب آپ کی عاقبت کو بھی ہر باد کرنے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں۔

خود تو دُوبلے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے

— ذکر یوں کا خیر خواہ —
احتشام الحق آسیا آبادی
جامعہ رشیدیہ آسیا آباد

پیش لفظ

ذکری ————— ایک مذہب جس کا نہ کوئی نبی
ہے نہ کتاب نہ کوئی ضابطہ حیات ہے نہ ضابطہ اخلاق ————— بلکہ
حقیقت یہ ہے کہ ان کے مذہبی پیشواؤں نے اپنے مذہب کے عقائد و
اعمال سے متعلق کچھ لکھا بھی تو وہ قلمی بیاض کی شکل سے آگے نہیں بھیلایا
گیا، جس کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ ذکرِ مِلّائی — خوب جانتے تھے
کہ ان کے مذہب کی حقیقت کچھ نہیں۔ اگر ان کی کتابوں میں مندرج عقائد
و اعمال عوام کا لالچام میں رائج کردہ خرافات کو کتابی شکل میں
شائع کر دیا گیا تو ان کا سارا پول کھل جائے گا اور ان کا اصل مقصد
یعنی ع

شاعری ہے اک بہانہ مانگ کھانے کے لئے

کھل کر ظاہر ہو جائے گی۔

اس فرقہ کا کلمہ لا الہ الا اللہ فہد پاک محمد مہدی رسول اللہ
ہے۔ یہ فرقہ نماز کا شروع سے قائل نہیں ہے۔ ان کے روزے مسلمانوں
کے روزوں سے الگ ہیں اور حج بیت اللہ کے بجائے تربت مکران میں
لے حال میں ان کے بعض نوجوانوں نے اردو زبان میں نشر و اشاعت کا کام شروع کر دیا
ہے جن سے متاثر ہو کر خود ان کے کچھ نوجوان مشرف یہ اسلام ہو گئے ہیں۔ ۱۲

ایک پہاڑ ہے جس کا نام "کوہ مراد" ہے۔ وہاں جا کر ہر سال حج کرتے ہیں۔
 اس فرقے کی تاریخ اور ان کے عقائد و نظریات کی تفصیل ہماری کتاب
 میں مل سکتی ہے۔ تاہم ذیل میں سرسری طور پر ان کے عقائد کا خلاصہ درج کر دیا ہے
 ذکرِ یوں کے عقائد (۱) سید محمد جوہنوری بنی آخر الزمان ہیں وہ زندہ ہیں۔
 (۲) قرآن مجید کی وہی تعبیر و تفسیر معتبر ہے جو سید محمد جوہنوری سے بواسطہ سید محمد اُمّی
 منقول ہو۔

- (۳) عباداتِ اسلامیہ نماز، روزہ، حج بیت اللہ وغیرہ سب منسوخ ہو چکے ہیں۔
 (۴) ذکر سارے عبادات کا قائم مقام ہے۔
 (۵) کوہ مراد حج کا قائم مقام ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اپنے عام عقائد و نظریات کی بنا پر یہ فرقہ قادیانیوں سے
 ہزار درجہ بدتر ہے۔ قادیانی صرف تاویل رنگ و روپ میں ختم نبوت کے منکر ہیں
 باقی نماز، روزے، حج وغیرہ سب مسلمانوں کے طرز پر کیا کرتے ہیں اور یہ ذکرِ
 لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا انکار کرنے کے ساتھ ساتھ خانہ
 کعبہ کے متوازی تربت میں کوہ مراد کو مقام حج بنا چکے ہیں ہر سال وہیں جا کر حج
 کرتے ہیں بلکہ عرفات کے مقابلہ میں اپنا عرفات بنایا ہے، زمزم کے مقابلہ میں
 اپنا زمزم بنایا ہے حتیٰ کہ شریعتِ اسلامیہ میں حج کے لیے جن جن مقامات پر جانا
 پڑتا ہے۔ انہوں نے ان سب کی توہین کر کے ان کے قائم مقام یہاں پر بنائیے
 ہیں۔ معہذا یہ مسلمانوں کے طرز پر نماز، روزے اور دیگر عبادات کے قائل نہیں
 ان کے نزدیک ان سب کا قائم مقام "ذکر" ہے۔

ضروری اپیل | ارا چونکہ بلا شک و شبہ ذکر ی لوگ غیر مسلم ہیں، دائرۃ اسلام سے خارج ہیں اس لیے مملکت اسلامیہ پاکستان میں ان کی جداگانہ حیثیت متعین کر کے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور اس سلسلے میں آئین کی دفعہ موجود ہے (۲) تمام روئے زمین کے مسلمان بیت اللہ کو مقام حج اور قبیلہ مانتے ہیں اور بیت اللہ شفاء اللہ میں ہے جس کی تعظیم بنص قرآنی فرض اور ضروری ہے اس لیے بیت اللہ کے مقابلے میں ”کوہ مراد“ کو مقام حج قرار دینا، یہ نہ صرف اسلام کے ساتھ غداری ہے بلکہ یہ بیت اللہ شریف کی برسر عام توہین ہے۔ پاکستان جیسے اسلامی ملک میں بیت اللہ کی ایسی توہین پورے عالم اسلام کی غیرت کو ایک چیلنج ہے۔

اس بنا پر تمام مسلمانوں کے دل کی یہ آواز ہے کہ آئندہ کوہ مراد میں جا کر کسی ذکر ی کو حج کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ اگر وہ مسلمان ہیں جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے تو انہیں حج بھی مسلمانوں کے ساتھ جا کر کرنا چاہیے۔

واللہ یقول الحق وهو یہدی السبیل

اختتام الحق آسیا آبادی

جامعہ رشیدیہ آسیا آباد

تحصیل تمپ (مکران ڈویژن)

یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۹۸ھ

مطابق ۱۰ اپریل ۱۹۷۸ء

ذکری فرقة

سوال: بلوچستان اور خاص طور سے ضلع مکران میں ایک مہدوی فرقہ بنام "ذکری" مشہور و معروف ہے، یہ دراصل مہدویوں کی ایک شاخ ہے جو عرصہ تین چار سو سال سے ہے۔ ان کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات درکار ہیں۔

- ۱) ان سے رشتہ نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ ہمارے بعض جہلاء ان سے رشتہ لیتے اور دیتے بھی ہیں۔
- ۲) اگر نکاح کر لیا ہو تو اب مسئلہ معلوم ہونے کے بعد کیا کرے؟
- ۳) بصورت افتراق اس نکاح سے جو بچے پیدا ہوئے ہیں وہ کس کے ہیں؟
- ۴) کیا یہ لوگ اہل کتاب شمار کیے جاسکتے ہیں؟ جبکہ یہ قرآن کو مانتے اور پڑھتے بھی ہیں اور منزل من اللہ سمجھتے ہیں۔
- ۵) انکے ہاتھ کا ذبیحہ کیسا ہے؟ جبکہ ذبح کے وقت کلمہ اور اللہ اکبر پڑھتے ہیں۔

الجواب بسم ملہم الصواب

سوالات کے جواب دینے سے قبل مناسب ہے کہ ذکری مذہب پر ایک

سرمیری نظر ڈال لی جائے۔ آپ کو یہ سن کر تعجب ہو گا کہ ”ذکری مذہب“ ایک ایسا مذہب ہے جس کا کوئی ضابطہ حیات نہیں ہے بلکہ وقتی طور پر اس کے پیشوا جن کو ملائی کہا جاتا ہے۔ جو کچھ حکم دیدیں وہی ان کا دین ہے۔ ان کے مذہب پر اگر کوئی کتاب اصولی طور پر ان کے مذہب کے بانی یا کسی اور پیشوا نے لکھی بھی ہے تو اوّل تو وہ قلمی ہے اور ایک دو نسخہ سے زائد نہیں مزید یہ کہ بہائیوں کی کتاب اقدس کی طرح وہ فضا ساز گاہ ہونے تک برسر عام نہیں لائی جاسکتی بلکہ وہ ایک دو نسخے ابّا عن جہل ان کے مذہبی پیشواؤں کے پاس منتقل ہوتے چلے آ رہے ہیں۔

تاہم ان کے مذہبی عقائد جس حد تک ہمیں معلوم ہو سکے ان میں سے چند اصولی چیزیں ذکر کی جاتی ہیں۔ اس کے بعد مذکورہ سوالات کے جوابات تحریر کیے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مہدوی فرقہ

ذکریوں کے عقائد ذکر کرنے سے قبل یہ بتا دینا ضروری ہے کہ ”ذکری مذہب“ حقیقت میں فرقہ مہدویہ کی ایک شاخ ہے، مہدویہ فرقہ میران سید محمد جو پتھوری کی طرف منسوب ہے۔ مختلف جگہوں میں اس کے مختلف نام ہیں۔ کہیں یہ لوگ ”مہدوی“ کہلاتے ہیں، کہیں ”دائرہ والے“ کہیں ”مصدق“ کہیں ”ذکری“ کہیں ”داعی“ اور کہیں ”طائی“ کا نام رکھتے ہیں۔

(مہدوی تحریک ص ۵)

مہدی جوہپوری

میراں سید محمد جوہپوری، جمادی الاولیٰ بروز پیر ۸۷ھ مطابق ۱۲۲۳ء
 جوہپور (دواپہ) ہندوستان میں پیدا ہوئے مہدی تحریک (۱۲۵) والد کا نام
 سید عبداللہ ہے۔ بارہویں پشت میں موسیٰ کاظم تک سلسلہ نسب جا پہنچتا ہے۔
 والد کا نام آمنہ خاتون اور عرف آغا ملک ہے۔ (مہدی تحریک ص ۳۵)
 سندھ کے غوام سید محمد جوہپوری کو "میراں سائیں" اور مکران و تلات
 وایران کے "ذکری" "نور پاک" کے لقب سے ان کا تذکرہ کرتے ہیں۔ جمادی
 الاولیٰ ۸۸۷ھ میں جوہپور کو چھوڑ کر مختلف علاقوں میں گشت کرتے رہے۔
 یہاں تک کہ ۹۰۰ھ میں احمد نگر پہنچے اور ۹۰۱ھ میں حج کے لیے چلے گئے۔
 تو ماہ مکہ معظمہ میں قیام رہا اور "رکن" اور "مقام ابراہیم" کے درمیان کھڑے
 ہو کر اعلان کر دیا کہ میری ذات وہی ہے جس کا اللہ نے وعدہ کیا تھا اور
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور انبیاء سابق تے جس کی آمد کی خبر
 دی تھی اور یہ کہا کہ مہدی آخر الزمانی میری ذات ہے۔

(تحریک مہدویت ص ۴۲)

شیخ محمد اکرام نے "رویکوثر" میں اس واقعہ کو اس طرح لکھا ہے:
 "۹۰۱ھ میں انہوں نے حج کیا اور مکہ معظمہ میں بھی مہدویت کا دعویٰ کیا"
 اس کے بعد واپس ہندوستان آئے سب سے پہلے احمد آباد (گجرات) میں
 داخل ہوئے چنانچہ ۹۰۵ھ میں وہ موجودہ پاکستان کے علاقہ ٹھٹھہ میں آئے اور

یہاں تقریباً چھ ماہ قیام کیا بھٹھ میں ان کی جائے قیام آج تک زیارت گاہ بنی ہوئی ہے۔

ٹھٹھ سے چل کر بلوچستان کے غیر آباد اور دشوار گزار راستوں سے ہو کر آپ اپنی کثیر جماعت کو ساتھ لے کر قندھار پہنچے، قندھار سے فراہ (جو اس زمانے میں ایران میں داخل تھا، اب افغانستان میں شامل ہے) آئے اور فراہ میں ۱۹ ذیقعد - ۹۱ھ میں روزِ دو شنبہ انتقال کر گئے۔

(ممدوی تاریخ مختصراً ص ۷۶)

ممدوی ہونے کا دعویٰ اور سلاطین کو دعوت نامہ

ذیل میں ہم ان کا ایک دعوت نامہ نقل کرتے ہیں جو انہوں نے مختلف امراء و سلاطین کو لکھا ہے۔ یہ خط شمس الدین مصطفائی نے اپنی کتاب "ممدوی تحریک" میں "قول المجود" کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ یہ خط مقام بڑی (گجرات) سے ۹۰۵ء میں مختلف امراء و سلاطین اور خوانین کے نام جاری کیا گیا:

"اے لوگو! اس امر کو سمجھ لو کہ میں محمد بن عبد اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم نام ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے ولایت محمدیہ کا خاتم اور اپنے نبی کی بزرگ امت پر خلیفہ بنایا ہے۔ میں وہی شخص ہوں جس کے آخری زمانے میں مبعوث ہونے کا وعدہ کیا گیا ہے اور میں وہی ہوں جس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ

و سلم نے دی ہے۔ میں وہی ہوں جس کا سابقہ پیغمبروں کے
 صحیفوں میں ذکر کیا گیا ہے، میرا وہی ہوں جس کی اگلی اور
 پچھلی گروہوں نے توصیف کی ہے۔ میں وہی ہوں جس کو
 رحمانی خلافت دی گئی ہے۔ میں اللہ کی طرف بصیرت پر مخلوق
 کو اللہ کے حکم سے بلاتا ہوں، میں اس دعوے کے وقت
 نشے کی حالت میں نہیں ہوں بلکہ باہوش ہوں۔ ہوش میں لائے
 جانے اور بیدار کیے جانے کا محتاج نہیں ہوں۔ اللہ کی طرف
 سے مجھے پاک رزق ملتا ہے اور مجھے سوائے اللہ کے کسی اور
 شے کی احتیاج نہیں، میں ملک و حکومت کا طالب نہیں ہوں
 اور نہ مجھے ریاست و سلطنت قائم کرنے کی خواہش ہے،
 میں امارت، ملک اور ریاست کو نجس خیال کرتا ہوں۔ دنیا
 کی محبت سے چھڑانا میرا کام ہے۔

میری اس دعوت کا باعث یہی ہے کہ میں اللہ کی جانب
 سے اس دعوت پر مامور ہوں، تاکید اور تہدید سے میں اپنی
 دعوت تم تک پہنچاتا ہوں۔ اللہ نے مجھے متفرق الطاعت بنایا
 ہے (یعنی میری اطاعت فرض ہے) میں تمام انس و جن کی
 طرف اس دعوت کو پہنچا رہا ہوں۔ اس مضمون سے کہ میں
 ولایت محمدیہ کا خاتم ہوں، میں اللہ کا خلیفہ ہوں، جس نے
 میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے

مجھ سے روگردانی کی گویا اس نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے روگردانی
کی۔ اے لوگو! مجھ پر ایمان لاؤ تاکہ تم کو چھٹکارا نصیب ہو۔
میری بات سنو اور میری پیروی کرنے میں جلدی کرو تاکہ تم
فلاح پاسکو، جو کوئی میرا انکار کرے گا اور میرے احکام سے
سرتابی کرے گا اس کو اللہ اپنی شدید پکڑ میں پکڑ لے گا
اے لوگو! اس دن کے عذاب سے بچو جس دن پہاڑ باریک
ریت کی طرح پیس دیئے جائیں گے تم اس دنیا سے اس حالت
میں سفر مت کرو کہ ہلاکت میں گرفتار ہو۔ حسن ثواب آخرت اختیار
کرو۔ اس ثواب آخرت کو کھوٹے داموں کے عوض نہ بیچو تم
سمجھ رہے ہو۔ اگر تم سمجھتے ہو کہ میں بناوٹی ہوں اور میں اللہ تعالیٰ
پر افترا کر رہا ہوں تو تمہارا فرض ہے کہ تحقیق کرو اور اس بات
کے لیے جدوجہد کرو۔ اگر تم نے میری بات پر توجہ نہ دی تو تمہارا
جھٹلانا ثابت ہوگا۔ تم حق بات کی تحقیق پر قادر ہو اگر تم نے مجھے
جھوٹ پر چھوڑ رکھا تو لازماً تم مایوس ہو گے۔ میں اللہ تعالیٰ کی
قسم کھاتا ہوں اور اللہ شہادت کے لیے کافی ہے کہ میں امت
محمدیہ کا دافع ہلاکت ہوں اور گمراہی سے بچانے والا ہوں تم پر
لازم ہے کہ دھوکے میں نہ رہو بلکہ میرے اقوال و افعال اور احوال
کو قرآن پاک سے ملاؤ اور غور کرو۔ اگر میرا ہر کام اور میرا ہر حال
قرآن کے مطابق ہے تو میرا کہا مانو، ورنہ مجھے قتل کر دو۔ یہی

تمہاری نجات کا ذریعہ ہے۔ اللہ سے ڈرو اور قلب عاجز سے
 اس کی جانب متوجہ ہو جاؤ کیونکہ وہ مہربان اور متوجہ ہونے والا
 ہے، وہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے یہ بات نصیحت
 ہے اس کے لیے جس نے قلب حاضر اور گوشہ واسے اس کو سنا
 (آہ ہمدی تحریک ص ۴ تا ۹ بحوالہ قول المجدود)

زینۃ مہدویت

سید محمد جوئی پوری کے والد کا نام عبد اللہ تھا اور نہ ہی والدہ کا نام
 آمنہ، بلکہ جب سید محمد نے مہدی ہونے کا دعویٰ کرنے کا ارادہ کیا تو یہ
 خیال گزرا کہ حدیث میں مہدی کے والد کا نام عبد اللہ اور والدہ کا نام آمنہ
 آیا ہے اس لیے اپنے والدین کا نام تبدیل کر کے حدیث کی ان پیشگوئیوں
 سے مطابقت اختیار کر لی جائے۔ چنانچہ اپنے والدین کے نام تبدیل کر دیئے
 جب وہ ان ناموں سے مشہور ہو گئے تو مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا اس کے
 ہم عصر مصنفین میں سے کوئی بھی والد کا نام عبد اللہ اور والدہ کا نام آمنہ
 نہیں لکھتا۔ بعض محققین کی عبارت درج ذیل ہے :

الجوئی پوری : سید محمد الکاظمی الحنفی بن سید خان المعروف بڑھاولی
 اور والدہ آقا ملک مہدی ہونے کا مدعی جوئی پوری میں بروز یکشنبہ ۲۴ جمادی
 الاول ۱۲۸۷ھ، ۱۰ اکتوبر ۱۸۷۱ء کو پیدا ہوا۔ ہم عصر ماخذ میں سے کوئی
 بھی اس کے والدین کے نام عبد اللہ اور آمنہ نہیں بتاتا۔ جیسا کہ مہدوی

ماخذ مثلاً سراج الالبصار میں دعویٰ کیا گیا ہے۔ بظاہر اس کا مقصد یہ ہے کہ ان ناموں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے ناموں جیسا بنادیا جائے تاکہ حدیث کی بعض پیشگوئیاں جو نیپوری پر ٹھیک آسکیں علی شیر قانع تحفۃ الکرام اور خیر الدین الہ آبادی کے جو نیور نامہ میں ان ناموں کا ذکر ہے یہ بعد کی تالیفات ہیں اس لیے معتبر نہیں۔

دائرہ معارف اسلامیہ اردو حصہ ۵۲ ج ۷، دانش گاہ پنجاب (لاہور)
علامہ عبدالحی بن فخر الدین الحسینی اپنی مشہور کتاب ”نزہۃ الخواطر“ کے سلسلہ نمبر ۴۸۶ میں لکھتے ہیں :-

الشیخ الکبیر محمد بن یوسف الحسینی الجونیوری المتمدنی
المشہور بالہند ولد سنة سبع واربعم وثمان مائة بعدینہ
جونپور فنوۃ الخواطر ص ۳۲ ج ۴) اسی کتاب میں آگے چل کر ان
کی مزید نقاب کشائی کرتے ہیں۔ قال البورجا۔ الشاہ جہان پوری فی
الہدایت المہدیۃ ان الجونیوری لہ یمنع اصحابہ عن ذالک
(ای عن نسبته الی المہدی الموعود مولف) وبتال اسم ابیہ
بحید اللہ واسم اقلہ بآمنہ واشاعہا فی الناس وصنف کتاباً
فی اصول ذالک المذہب۔

نزہۃ الخواطر ص ۳۲ ج ۴ مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن)
ملا عبد القادر بدایونی کی فارسی تاریخ ”منتخب التواریخ“ کے مترجم محمود
احمد فاروقی نے حاشیہ میں لکھا ہے — ”سید محمد جونپور کے رہنے والے تھے۔“

ان کے والد کا نام یوسف تھا، ایک مجذوب شخص دانیال کے مرید و خلیفہ ہوئے۔
(ترجمہ منتخب التواریخ ص ۲۱)

بہر حال سید محمد جوہنپوری کے والد کا نام یوسف یا سید خان یا سید محمد یوسف خان، لیکن اتنی بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ والد کا عبداللہ نام مہدویت کے شوق کے بعد رکھا گیا ہے۔ ایسے ہی والد کا اصل نام آقا ملک و آغا ملک کا عرفی نام تجوینہ کر دیا۔ اس سے تارمین حضرات بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ سید محمد جوہنپوری نے جس طرح والدین کے نام بعد میں نقلی تجوینہ کر ڈالے، ایسے ہی دعوائی مہدویت بھی نقلی ہے جسے بالفاظ دیگر مصنوعی مہدی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

ذکری مذہب

یہاں یہ بات ثابت ہو گئی کہ سید محمد جوہنپوری نے مہدی آخر الزمان ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اب ہم مذہب ذکری کے متعلق کچھ مختصرًا عرض کریں گے۔

یہ لوگ اس کے قائل ہیں کہ سید محمد جوہنپوری مہدی آخر الزمان ہیں نیز اس کو رسول بھی مانتے ہیں چنانچہ ان کا کلمہ اہل اسلام کے کلمہ سے برعکس یہ ہے: لا الہ الا اللہ نور پاک محمد مہدی ص ادا اللہ۔

(بلوچستان گزٹریٹ جلد ۱۷ آرہیوز پلر ۱۹۰ء مکران ص ۱۱۹)

نیز یہ کبھی اپنا کلمہ لوں بھی پڑھتے ہیں:

لا الہ الا اللہ نور پاک محمد مہدی رسول اللہ (ملت بیضا)

یہ لوگ اپنے پیغمبر کو عام طور پر محمد مہدی اٹکی کہتے ہیں ان کا خیال ہے کہ ان کا پیغمبر محمد مہدی اٹکی پنجاب سے مکران آیا تھا، وہ ایک نور تھا جو ظاہر ہو کر ان کے بزرگوں کو دین کا راستہ بتا کر رُوپوش ہو گیا۔ ان کا خیال ہے کہ اس واقعہ کو چار پانچ سو سال گزر چکے ہیں اور ان کے تفصیلی حالات (مہدی نامہ) میں لکھے ہیں مگر وہ یہ کتاب کسی کو نہیں دکھاتے یہ کتاب فارسی زبان میں ہے۔ (ماخوذ از ملت بیضا ص ۱۱)

لیکن ان کا یہ خیال غلط ہے، یہ محمد اٹکی، سید محمد جوئی پوری ہی کو کہتے ہیں اور ہم یہ بھی بتا چکے ہیں کہ سید محمد جوئی پوری مکران کے علاقے میں گئے ہی نہیں، بلکہ جب پنجاب (ہند) سے نکلے تو بلوچستان کے اس راستے سے گئے جو قندھار جاتا ہے، پہلے قندھار اور پھر (فراہ) چلے گئے اور فراہ میں ہی انتقال ہوا، اس لیے مکران میں ان کے آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ابو سعید بلیدی جو سید محمد جوئی پوری کے ہاتھ پر بیعت ہوئے تھے ان کے ہاتھوں مکران میں یہ فتنہ آیا۔ یہ وہ زمانہ ہے جبکہ اس علاقے میں بلیدیوں کی حکومت تھی، یہ پندرھویں صدی عیسوی کا زمانہ تھا۔ اس زمانہ میں ایران پر صفوی خاندان

کا شاہ اسماعیل صفوی جو غالی شیعہ تھا فرمانروا تھا اور ترکی میں سلطان سلیم اول کی حکمرانی تھی۔ پرتگیز، ولندیزی اور انگریز اسی زمانے میں بحیرہ عرب سے ہندوستان میں تجارت اور سیاسی قسمت آزمائی کرنے میں مصروف تھے۔ ان کی وجہ سے ہندوستان کے عازمین حج کو کافی وقت اٹھانی پڑی۔ یہ تفصیلات مہدی تحریک سے متعلق تقریباً سب ہی کتب میں لکھی ہیں۔

ذکریوں کے عقائد

مہدی اور ذکر کی فرقے کے تاریخی حالات پیش کرنے کا یہاں موقع نہیں ہے، چند باتیں بطور پس منظر و اظہار حقیقت ذکر کر دی گئی ہیں۔ اب ذیل میں ان کے چند عقائد ذکر کیے جاتے ہیں :-

① ذکر یوں کا کلمہ الگ ہے | ذکر یوں کے کلمہ سے متعلق کچھ حوالے

ہم بھی ذکر کر چکے ہیں۔ مزید حوالے ملاحظہ ہوں :

”اول آنکہ فرقہ داعیان کلمہ طیبہ را بدین طریق میگویند
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ مَّهْدِي رَسُولُ اللَّهِ

رعدة الوسائل ص ۱۶۱

ان کے جدید کلمے میں نور پاک کا حوالہ بھی ہے (میں ذکر می ہوں ص ۳۱)
 نیز ذکر می اور داعی لوگ "رسول اللہ" کی جگہ بسا اوقات "امر اللہ" یا "مراد اللہ"
 بھی کہتے ہیں، ان کا ایک کلمہ وہ ہے جسے وہ اپنی پنجگانہ تسبیحات میں
 پڑھتے ہیں۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ نور محمد
 مہدی رسول اللہ صادق الوعد الامین (ترجمہ) اللہ کے
 سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ ہے، برحق ہے، ظاہر ہے، نور محمد
 مہدی اللہ کے رسول ہیں، جو وعدہ کا سچا اور امانت دار ہے۔
 (ذکر توحید ص ۱۶۱۴ و مہدوی تحریک ص ۴)

(۲) نماز کے منکر ہیں یہ لوگ نماز کے منکر ہیں اور نماز
 کی بجائے پانچ وقت ذکر کرتے ہیں۔ (میں ذکر می ہوں ص ۴)

دویم آنکہ داعیان در آدائے نماز پنجگانہ پیراہ انکار و اعراض
 آمدہ اند و می گویند نماز یکے شمار دہاں میخوانند در پنج وقت
 علی التبعین فرض فجر و ظہر و عصر و مغرب و عشاء ثبوتی ندارد و
 خداوند تعالیٰ حکم عدم قرب نماز دادہ است بمقتضای آیت
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَتَرْجُوْنَ
 نزیک مشوید نماز را (عمدة الوسائل از مولانا محمد موسیٰ صاحب ص ۱۸)

(مگر ان تاریخ کے آئینہ میں ص ۱۸ وغیرہ)

سویم آنکہ

نذہب والا

(۳) رمضان کے روزے کے منکر ہیں

داعیان در ماہ صیام رمضان المبارک روزہ نبی دارند در تمام
ماہ رحمن و شہر سبحان بشوق و ذوق در خوردن و چریدن مشغول
اند۔ از فرضیت صیام منکر اند و میگویند کہ خداوند تعالیٰ گفته است
بخورید و نبوشید خطاب بہا داعیان کردہ است قَالَ اللہُ تَعَالٰی کُلُوا
وَأَشْرَبُوا۔ آہ گفت خداوند بخورید و نبوشید ہر آں عمل کہ خداوند
بجا آورده در ماہ رمضان خورد و نوش داریم۔

(عمدة السائل ص ۱۲)

نیز ذکر لیوں کی اپنی کتاب "میں ذکر می ہوں" میں لکھا ہے کہ
وہ رمضان کے بجائے دوسرے دنوں میں تین ماہ آٹھ دن روزوں
کے قائل ہیں۔ وہ اس طرح کہ ہر دو شنبے ایام بیض اور ذی الحجہ
کے آٹھ، یہ کل تین ماہ آٹھ دن ہو گئے۔

میں ذکر می ہوں ص ۱ ج ۱ و ص ۳۸، ۳۹ ج ۱

یہ لوگ ذکر می اور

داعی) حج بیت اللہ

(۴) حج بیت اللہ کے منکر ہیں

کے منکر ہیں اور خانہ کعبہ کو قبلہ تصور نہیں کرتے۔ حج بیت اللہ
کے بجائے کوہ مراد میں جا کر حج کرتے ہیں، جو تربت رطل کمران
کے قریب ایک میل کے فاصلے پر ایک پہاڑ سے راجہ مہدی تحریک ص ۱۲

مولانا محمد موسیٰ صاحب رشتی لکھتے ہیں :

”چهارم آنکہ منکر بیت اللہ خانہ کعبہ شریف بقصد زیارت
ہستند (الی قولہ) وہ کوہ مراد را کہ ذکر آن گزشتہ بود قبلہ
خود مقرر کردہ اند (الی قولہ)

یہ لوگ ۷۲ رمضان اور نہم و دہم ذی الحجہ کو زیارت کے بہانے
جج کرتے ہیں (مردی تحریک ص ۷۷ سپانامہ آل پاکستان مسلم ذکری
انجمن ص ۱۰، ۱۱)

برائے زیارت و طواف کوہ مراد فراہم و جمع می شوند (عمدة الوسائل ص ۲۹، ۳۰)

(۵) کعبۃ اللہ کے قبلہ ہونے کے قائل نہیں

مولانا محمد موسیٰ عمدة الوسائل میں لکھتے ہیں :

”ایضاً پنجم آنکہ از توجہ بطرف کعبہ ضرورت عبادت ندارد، میگویند
ملائیکان فاینما تَوَلَّوْا فَتَمَّ وَجْهَ اللّٰهِ پس ہر جا کہ روی آرید
پس آنجا خدائی تعالیٰ ہست، لهذا توجہ کعبہ قبلہ ضرورت ندارد۔
(عمدة الوسائل ص ۳۱)

دین یا مذہب

عام لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کے لیے دین و مذہب کی عجب
تقسیم کر کے لکھتے ہیں :-

چوگان یا ندی رقص

اس سے قبل کہ ہم استفاء مندرج سوالات کا جواب دیں ،
ذکر مذہب کے ایک سماجی رقص کا تذکرہ کرتے ہیں :-

یہ ایک قسم کا سماجی رقص ہے جسے مذہبی رنگ سے
چوگان دیا گیا ہے ، یہ چوگان چاندنی راتوں اور مقدس
راتوں میں بالعموم کھلے میدانوں میں ہوتا ہے ۔ جوان بچے اور بوڑھے
سب اس میں بڑے انہماک سے حصہ لیتے ہیں ۔ چوگان میں شریک ہونے
والے ایک دائرے میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور وسط میں کوئی
خوش گلو مرد یا عورت جو چوگان کے قدموں اور حرکتوں سے کما حقہ
واقف ہوتا یا ہوتی ہے کھڑے ہو کر صفت مہدی اور حمد خدا کے
اشعار پڑھنا شروع سمیٹتے ہیں اور تمام شرکا جنہیں جوانی کہا جاتا ہے
شاعر کے منہ سے نکلنے والے الفاظ پر حرکت میں آ جاتے ہیں اور شعر
کا آخری مصرع بہ یک زبان دہراتے ہیں ۔ چوگان میں کسی قسم کا آلہ موسیقی
استعمال نہیں کیا جاتا ۔

چوگان کے بول تین طرح کے ہوتے ہیں ، دو چابی ، سہ چابی اور
چار چابی ، مثلاً " ہا دیا مہدیا ، نازنین مہدیا ، اللہ یک مہدی برحق یاراں

مہدیہ، بلوٹیت مہدی منی دل مراد "و غیرہ (مہدی تحریک ص ۷۲)
 مذکورہ چوگان (سماجی رقص) میں یہ لوگ دائرے کی شکل میں کھڑے
 ہوتے ہیں۔ جب چوگان کے بول بولے جاتے ہیں تو رقص کی طرح
 وہ اوپر نیچے ہو جاتے ہیں اور آگے پیچھے اس طرح سے ہٹتے جاتے
 ہیں کہ دائرہ اپنے حال پر باقی رہتا ہے۔ ذکر یہ مذہب میں یہ
 رقص بہت بڑا ثواب ہے۔ اس میں شامل ہونے والوں کے ثواب
 کا تو کوئی اندازہ نہیں اس کے تماشا بھی بہت بڑا ثواب کھاتے ہیں۔
 ایک عزیز نے بتایا کہ انہوں نے دو مدعی "مہدی آخر الزمان"
 دیکھے ہیں..... ذکر یوں کی طرح انہوں نے بھی اپنے ماننے
 والوں کی اصلاح کے لیے اسی سے ملتا جلتا ایک رقص اختیار
 کیا ہوا ہے جس میں حسب ضرورت عورتیں بھی شامل ہوتی ہیں۔ مذکورہ
 بالا دو مہدیوں میں سے ایک کا رقص اکثر پیشتر پچھلی رات کو ہوتا ہے
 اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کو خود ناچنے اور لوگوں کو سنانے کا
 شوق ہوا تو اپنی اس ہوس اور خواہشات نفسانی کو پورا کرنے کے لیے
 مہدویت کا جال استعمال کیا۔

دل کے بہلانے کو یہ چال بھی کیا خوب چلی

یہ لوگ سید محمد جو نہوری کے ایک جملے سے اپنے دائرہ یا مذہبی رقص
 پر استدلال کرتے ہیں۔ اگرچہ سید محمد جو نہوری کا اصطلاحی دائرہ کسی اور
 ڈھنگ کا تھا وہ قول یہ ہے :

”میرے دائرے کا کتا بھی ضائع نہیں ہوگا۔“

(مہدویت تحریک ص ۷۷)

ذکر می کا فر ہیں | ذکر می چونکہ محمد مہدی کو رسول مانتے ہیں اس کے نام کا کلمہ بھی پڑھتے ہیں، اور اصول اسلام نماز، روزہ، حج وغیرہ کے منکر ہیں۔ اس لیے ان کے کا فر ہونے میں کسی قسم کا کوئی شک و شبہ نہیں۔

آدم بر سر مطلب

اس تفصیل کے بعد اب مختصراً مطلوبہ سوالات کے جوابات ملاحظہ ہوں :-

① ذکر لویں سے نکاح جائز نہیں ہے۔ قال فی الدرر (و حرم نکاح الوثینۃ) قال فی الشامیۃ تحت قوله الوثنیۃ) و یدخل فی عبدة الاوثان عبدة الشمس (والی قولہ) و فی شرح الوجیز و کل مذاہب یکفر بہ معتقدہ آہ قلت و شمل ذلک الدار و النصیریۃ و التیامنۃ فلا تحل منا کحتہم و توکل ذ بیعتہم لانہم لیس لہم کتاب سماوی۔

الشامیۃ ص ۲۱۴ ج ۱۲

(۲) چونکہ نکاح مشروع سے ہوا ہی نہیں، اس لیے علیحدگی اختیار کر لی جائے اور اتنی مدت جو بلا نکاح میاں بیوی کی صورت میں ایک ساتھ رہے اس سے تو یہ کرے۔

(۳) جو بچے پیدا ہوئے ہیں وہ ولد الزنا ہیں۔ ان کا نسب ثابت نہیں، چونکہ ان کا باپ نہیں اس لیے ماں کی کفالت میں رہیں گے۔ باپ کے ساتھ ان کی وراثت کا کوئی تعلق نہیں۔

(۴) اہل کتاب وہ ہیں جو کسی بچے رسول کی طرف منسوب ہوں اور ذمہ مذہب والے محمد مہدی کو رسول مانتے ہیں جو ان کے کلمہ لا الہ الا اللہ اور پاک محمد مہدی رسول اللہ سے صاف ظاہر ہے، حالانکہ سید محمد جو پوری نبی نہیں، اس لیے یہ لوگ اہل کتاب نہیں۔

(۵) ان کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال نہیں ہے۔ عبارت سوال عا کے جواب میں ملاحظہ ہو۔ ذبیحہ کے حلال ہونے کے لیے صرف کلمہ اور اللہ اکبر کہنا کافی نہیں، بلکہ اس کے لیے مسلمان یا اہل کتاب ہونا لازم ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(مفتی) رشید احمد عفی عنہ

یکم ربیع الثانی ۱۳۶۶ھ

اطلاع عام

- ① ٹرسٹ کسی قسم کا کوئی چندہ وصول نہیں کرتا اور نہ ہی کسی کو ایسا کرنے کا اختیار ہے۔
البتہ کار خیر اور صدقہ جاریہ میں شرکت کے لیے دعوت عام ہے تبلیغ دین اور اصلاح معاشرہ کی کوشش کرنا فی زمانہ فرض عین ہے۔
- ② جو اصحاب خیر حصہ لینا چاہیں براہ راست بذریعہ بینک ڈرافٹ اور منی آرڈر اپنے عطیات روانہ کر سکتے ہیں یا ہمارے اکاؤنٹ نمبر ۷۵۵ حبیب بینک لمیٹڈ السبیلہ براؤنچ نشتر روڈ کراچی میں جمع کر سکتے ہیں۔ کراچی سے باہر کے چیک قبول نہیں کئے جائیں گے۔
جو اصحاب ہر ماہ رسائل کے طالب ہوں وہ رکنیت اختیار کر سکتے ہیں۔ رکنیت فارم کے ہمراہ ایک صد روپیہ سالانہ پاکستان میں اور تین صد روپیہ سالانہ بیرون پاکستان کے لیے ضروری ہیں زیادہ جو بھی ہو وہ صدقہ جاریہ کے لیے عطیہ ہوگا۔
عطیہ رکنیت کسی قسم کی فیس یا کتب و رسائل کا بدل نہیں بلکہ صدقہ جاریہ میں شرکت ہے اس کا مقصد صرف رضا الہی کا حصول ہونا چاہیے۔
- ③ یہ رسائل رعایتی قیمت پر حاصل کر کے اپنے حلقہ احباب برادری اور طلباء میں تقسیم کیجئے۔ دین کا علم سیکھنے اور سکھانے کا یہ سہل طریقہ ہے۔
اردو کے علاوہ عربی فارسی انگریزی سندھی بلوچی پشتو گجراتی تراجم بھی دستیاب ہیں۔
- ④ رسائل کی مفت تقسیم شفا خانوں جیلوں اور فوج اور پولیس کے جوانوں تک محدود ہے دیگر حضرات یا ادارے فہرست کے مطابق قیمت ادا کر کے طلب کر سکتے ہیں پاکستان میں وی بی طلب کیا جاسکتا ہے۔
- ⑤ اراکین کے لیے ضروری ہے کہ خط و کتابت میں اپنا رکنیت نمبر تحریر فرمائیں۔ دیگر حضرات مکمل نام و پتہ خوشخط تحریر فرمائیں ورنہ تعمیل ممکن نہ ہوگی۔
- ⑥ قرآن کریم تفاسیر احادیث شریفہ اور دینی کتب نیز ہمارے شائع کردہ رسائل کی فہرست طلب فرمائیے۔